لقد کان فی قصصہم عبرۃ لاولی الالباب

مؤلفہ علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی

تاریخ الخلفاء

کا ترجمہ مسمّٰی بہ

بیان الامراء

مترجمہ مولانا مولوی حکیم شبیر احمد صاحب انصاری سلمہ

حسب فرمائش محمد عثمان مالک کتب خانہ اشرفیہ دریبہ کلاں دہلی

جید برقی پریس واقع بلیماران دہلی میں طبع ہوا

بار سوم

قیمت دو روپیہ

۴۸۶

فہرست مضامین کتاب بیان الامراء ترجمہ تاریخ الخلفاء

سفید چہرہ ہیں کہ ان کے روئے مبارک سے ابر پانی حاصل کرتے ہیں اور وہ یتیموں کے فریادرس اور بیواؤں کے پشت پناہ ہیں۔ آپ نے یہ شعر سنکر فرمایا یہ صفت تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے۔ عبد اللہ بن احمد نے زوائد الزہد میں عبادہ بن قیس سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے اپنی موت کے وقت فرمایا اے عائشہ رضؓ میرے ان دونوں مستعملہ کپڑوں کو دھو کر مجھے ان ہی میں کفنا دینا۔ یہ ضرور ہے کہ میں تمہارا باپ ہوں اگر اچھے نئے کپڑوں میں کفنایا تو کچھ بڑھ نہ جاؤنگا اور اگر پورانے بوسیدہ کپڑوں میں کفنایا تو کچھ گھٹ نہ جاؤنگا۔

ابن ابی الدنیا ابن ابی ملیکہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے یہ وصیت فرمائی کہ آپ کو آپ کی بیوی اسماء بنت عمیس غسل دیں اور عبد الرحمٰن بن ابوبکر ان کی اس کام میں اعانت کریں۔ ابن سعد سعید بن مسیب سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک اور مسجد نبوی کے درمیان حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کے جنازہ کی نماز پڑھائی اور اس میں چار تکبیریں کہیں۔ عروہ اور قاسم بن محمد نے روایت کی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے حضرت عائشہ رضؓ صدیقہ کو وصیت کی کہ مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر دفن کرنا۔ چنانچہ جب آپکا انتقال ہوا تو آپ کی قبر شریف اس طرح کھودی گئی کہ آپ کا سر مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کاندھے شریف کے پاس رہا اور آپکی قبر شریف کا تعویذ اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کا تعویذ برابر رہا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آپکو قبر میں حضرت عمر رضؓ طلحہ رضؓ عثمان رضؓ عبد الرحمٰن رضؓ بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اوتارا۔ اور چند طریقوں سے یہ بات ثابت ہے کہ آپ رات ہی کو دفن کیے گئے۔ ابن مسیب روایت کرتے ہیں کہ جسوقت حضرت ابوبکر صدیق کا انتقال ہوا تو مدینہ منورہ میں کہرام مچ گیا۔ آپ کے والد ماجد حضرت ابو قحافہ نے کہا کیا ہوا۔ لوگوں نے کہا آپ کے صاحبزادہ کا انتقال ہوگیا۔ آپ نے فرمایا اللہ اللہ کیسی مصیبت ہے۔ پھر کہا انکی جگہ کون مقرر ہوا۔ جواب دیا کہ حضرت عمر رضؓ آپ نے فرمایا اچھا مرحوم کے دوست۔ مجاہد سے روایت ہے کہ ابو قحافہ کو جو حصہ شرعی حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کے مال سے ملا تھا انہوں نے وہ اپنے پوتوں کو واپس کردیا اور خود بھی حضرت ابوبکر صدیق کے چھ ماہ کچھ دن بعد محرم سنہ ۱۴ھ

میں بعمر ستانوے سال اس دارفانی سے کوچ کر دیا۔

علماء کا قول ہے کہ اپنے باپ کی زندگی میں کوئی شخص سوائے حضرت ابوبکر صدیق رض کے تخت خلافت پر نہیں بیٹھا اور نہ کسی خلیفہ کے والد نے سوائے حضرت ابوبکر صدیق رض کے اپنے بیٹے کا ترکہ پایا۔

حاکم ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رض نے دو سال سات ماہ خلافت کی ہے۔

تاریخ ابن عساکر میں بسند اصمعی مروی ہے کہ خفاف بن ندبہ سلمی نے آپ کی وفات پر یہ مرثیہ پڑھا (ترجمہ) میں اچھی طرح جان گیا ہوں کہ زندگی کے لئے بقا نہیں ہے۔ دنیا محض فانی ہے اقوام میں یہ ملک مستعار ہے۔ انہیں شرط ادا کرنا ہی ہے۔ آدمی اگرچہ کوشش کرتا ہے مگر اسکے واسطے محض امید ہی امید ہے۔ آنکھیں روتی ہیں اور رجا نور صدا لگاتا ہے بوڑھا ہو کر مرے یا قتل ہو یا بیمار ہو کر مرے مگر سب مرض ہی کی شکایت کرتے ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رض تو ایک ابر رحمت تھے جو سوکھی کھیتیوں پر ہمیشہ برستے تھے الخ

فصل

اُن احادیث صحیحہ میں جو حضرت ابوبکر صدیق رض سے مروی ہیں

امام نووی نے تہذیب میں لکھا ہے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایکسو بیالیس حدیثیں روایت کی ہیں اور سبب قلت روایت کا یہ ہے کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بہت کم زندہ رہے اور اسوقت تک احادیث کا چرچہ زیادہ نہیں ہوا احادیث کی سماعت اور تحصیل و حفظ میں تابعین نے زیادہ کوشش کی ہے۔ میں کہتا ہوں کہ پیچھے آپ یہ معلوم کر چکے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رض نے قضیہ بیعت کے وقت یہ فرمایا تھا کہ حضرت ابوبکر صدیق رض نے وہ تمام احادیث جو انصار کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھیں بیان کیں اور قرآن پاک میں جو کچھ انصار کے متعلق نازل ہوا ہے بیان فرمایا یہ اس امر کی بین اور صاف اور واضح دلیل ہے کہ آپ سنت کے سب سے زیادہ جاننے والے اور قرآن شریف کے وسعت معلومات کے لحاظ سے سب سے زیادہ عالم تھے۔